# تم مجھے کیوں خُداوند کہتے ہو

جب

## میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے؟

آسمان کی بادشاہی کے قوانین اور اُصول
جو پہاڑی وعظ میں دئے گئے ہیں

---

پادری ای۔ ایل۔ ہیملٹن صاحب مرحُوم کی کتاب

THE LAWS AND PRINCIPLES
OF THE KINGDOM OF HEAVEN

سے ترجمہ کیا گیا ہے

Scanned with CamScanner

بہت دُکھ اُٹھاؤں اور قتل کیا جاؤں۔ اور تیسرے دن جی اُٹھوں متی ۱۶: ۲۱ و ۲۰: ۱۷
۱۹۔ متی ۲۰: ۲۸۔ مسیح نے اپنی خدمت کے شروع میں اپنی موت کا ایک عجیب اشارہ دیا
کہ اِس مقدِس کو ڈھا دو۔ اور مَیں اُسے تین دن میں کھڑا کرونگا۔ یہ اُس نے اپنے بدن
کے بارے میں کہا تھا۔ یوحنّا ۲: ۱۹-۲۰۔ صلیبی مَوت سے پہلے خداوند مسیح نے کئی اشاروں
اور تمثیلوں سے اپنی حقیقی موت کا اظہار کیا۔ یوحنّا ۱۰: ۱۷-۱۸۔ اور جب اُس کا وقت نزدیک
آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو صاف صاف کہنا شروع کیا کہ میری مَوت یقینی ہے۔ متی
۲۶: ۱۲۔ ۲۸۔ اور مسیح نے اپنی مَوت کی یادگار میں ایک ایسی رسم مقرر کردی جو اُس کی دُوسری
آمد تک صلیبی موت کا اظہار کرتی ہے۔ ۱-کرنتھی ۱۱: ۲۶۔ اور تمام دُنیا میں یہ رسم ایمان کے
ساتھ مانی جاتی ہے اور اس کا نام عشاء ربانی کی پاک رسم ہے۔ اور تمام مسیحی اُمّت کا ایک
متبرک سیکریمنٹ ہے۔ یوحنّا کی انجیل میں مسیح کو پیتل کے سانپ سے تشبیہ دی گئی ہے
جو بیابان میں بنی اسرائیل کی حیات کا باعث بنا۔ اور نیزے پر لٹکایا گیا۔ اس تشبیہ میں
وجہ شبہ صلیب پر اُٹھایا جاتا ہے۔ یوحنّا ۳: ۱۵۔ اَن یرفع ابن الانسان۔ اُس نے
اپنے تئیں گیہوں کے دانہ سے تشبیہ دی جو زمین پر جا کر مرجاتا ہے۔ پس اگر مسیح صلیب
پر مرا نہیں۔ تو اس تشبیہ کے کیا معنی؟ زندگی کی روٹی اور آبِ حیات کو مسیح کے بدن اور لہو
سے تشبیہ دینے کا بھی یہ اشارہ ہے کہ وہ ضرور اپنی موت سے رُوحوں کو حیات بخشیگا۔ مسیح
خُداوند کی تعلیم اور کلام کی طرز اور ہر تشبیہ اُس کی صلیبی موت کا اظہار کرتی تھی۔

صلیبی موت کا انکار مسیح کے کلام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اور کم فہمی کی دلیل ہے۔
مسیح خداوند کا اپنا قول اور فرمان اور تعلیم سب اُس کی صلیبی مَوت کا اظہار تھا۔ اور اس حقیقت
کا انکار مسیح کے کلام کی توہین اور ہتک ہے۔ اور نجات کے مقررہ انتظام کی بے قدری ہے۔
۱-کرنتھیوں ۱: ۱۸-۲۰۔ اور جو لوگ مسیح کی صلیبی مَوت کا انکار کرتے ہیں وہ ان یہودی مخالفوں
اور راہگیروں کے ہم آواز ہیں جو طنزاً کہتے تھے کہ اگر تو مسیح ہے تو صلیب پر سے اُتر آ

اور ہمیں بچا۔ اس آواز نے یہودی قوم کو دنیا میں ایسا ذلیل وخوار کیا ہے۔ کہ اب وہ

قوم ایک طعن بن گئی ہے۔ لہذا صلیبی واقعہ کا انکار ایک ہولناک بات ہے۔

# دلیل سوم

## صلیبی واقعہ

مسیح خداوند کی صلیبی موت کا بیان انجیل شریف کے پہلے چار صحیفوں

میں تفصیلاً پایا جاتا ہے۔ دیکھو متّی ۲۶ و ۲۷ باب یوحنّا ۱۸ و ۱۹ باب مرقس ۱۴

۱۵ باب لوقا ۲۲ و ۲۳ باب۔ یہ بڑا واقعہ مسیح خداوند کے کام کے آخری ہفتے سے

تعلق رکھتا ہے۔ اور یہودی اور رومی تواریخ کا غیر معمولی جزو ہے۔ اس ہفتے کے

سارے واقعات چشم دید گواہوں کی معرفت پاک نوشتوں میں الہام سے قلم بند

کئے گئے۔ اور تمام بیانات میں ایسی موافقت اور مطابقت ہے کہ یہ ایک ہی آدمی

قلم سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ حالات چار مختلف طبیعت اور

مختلف لیاقت کے آدمیوں سے مختلف اوقات میں لکھے گئے۔[۱]

متی رسول نے اپنی انجیل ۳۸ء میں یروشلیم میں لکھی اور مرقس نے ۶۸ء میں شہر

روم میں اور لوقا نے ۶۳ء میں قیصریہ میں اور یوحنا رسول نے انجیل یوحنا ۹۰ء میں افسس

---

۱۔ یہ لوگ مسیح خداوند کے حواری تھے جن کو مصنف قرآن نے انصار اللہ قرار دیا ہے۔ قال

الحواریون نحن انصار اللہ عمران ع ۵۔ قال عیسیٰ ابن مریم للحواریین من انصاری

الی اللہ۔ قال الحواریون نحن انصار اللہ الصف ع ۲۔

پس جو لوگ اللہ کی راہ میں اللہ کے مددگار تھے اُن کی چشم دید شہادتوں کو یعنی الہامی

نوشتوں کو غیر معتبر قرار دینا سخت نادانی اور بے ایمانی ہے۔

ہیں۔ یہ صلیبی واقعہ یہودیوں کے مشہور اور متبرک شہر یروشلیم میں ہوا۔ یروشلیم شہر یہودی
قوم کا مذہبی مرکز اور قدیم دارالسلطنت بھی تھا۔ اور ہر زمانہ میں ہر مشہور اور تاریخی واقعہ
یہودی تاریخ کا عنصر اور ریکارڈ بن جاتا تھا۔ اور یسوع مسیح ناصری بھی اسی شہر
میں صلیب پر مارا گیا۔ جیسا اُس نے پیشتر فرما بھی دیا تھا۔ دیکھو لوقا ۱۳: ۳۱-۳۳ آیات
اسی شہر میں مسیح خداوند یہودی سردار کاہنوں اور یہودی قوم کی بڑی مذہبی مجلس اور
ہیرودیس اور پلاطوس حاکموں کی عدالتوں میں یکے بعد دیگرے حاضر کیا گیا۔ اور اس
سارے مقدمہ کی کارروائی گورنمنٹ رُوم کے دفاتر کی روزانہ یادداشت اور عدالتی اور
سیاسی معاملات کا ایک تاریخی عنصر اور ریکارڈ قرار دی گئی اور سارے رُومی عالم اس واقعہ
کی تصدیق کرنے میں متفق ہیں۔ اور سلطنت رُوم کے ہر حصے میں یہ صلیبی واقعہ مشہور ہو
گیا۔ کیونکہ یہ بات کونے میں نہیں ہوئی۔ اعمال ۲۵: ۱۹ و اعمال ۲۶: ۲۶ اور لوقا ۲۴: ۱۸ اور علاوہ
ازیں خداوند مسیح کی موت کے وقت نظام شمسی میں غیر معمولی انقلاب اور عالمگیر ظلمت[1] اور
قبروں سے مُردگان کا ظہور اور یہودی مقدس کے پردے کا پھٹنا وغیرہ اور اس واقعہ کی
حقیقت پر علم ہیئت کے ماہرین کی شہادتیں اور ان کی جنتریوں میں اس ہولناک تاریکی
کا تذکرہ اس واقعہ کی حقیقت پر بیّن دلیل ہے۔ کہ وہ موت ایک عظیم الشان حقیقت کا
اظہار تھی۔ اور مسیح خداوند کے دشمنوں کی چشم دید شہادتیں کہ اُس نے خدا کو اپنا

[1] صلیبی واقعہ کے بعد کی کسی صدی میں ایک رُومی ہیئت دان نے اس عالمگیر تاریکی کو سورج گرہن
قرار دیا۔ مگر یہ بات علم ہیئت کے اصول کے خلاف ہے کیونکہ پورنماشی کے دن سورج گرہن نہیں
لگ سکتا۔ مسیح خداوند یہودی عید کے روز چودہ تاریخ کو مصلوب ہوا۔ اور یہودی حساب چاند
کے حساب کے مطابق تھا اور یہ تاریخ چاند کے بڑے کا روز تھا اور عین پورنماشی کا دن تھا۔ لہذا وہ
تاریکی سورج گرہن ہرگز نہ تھا۔ بلکہ ایک غیر معمولی حقیقت کا اظہار اور دنیا کی تاریخ میں معجزانہ
انقلاب تھا۔ اور کتب مقدسہ سابقہ میں بھی اس کا ایک عجیب اشارہ ہے عاموس ۸: ۹

پر آپ کو نہ بچا سکا۔ اِس صلیبی مَوت کی صداقت پر آفتاب نما دلیل ہے۔ یُوحنّا حواری
اور حضرت مریم اور یُوسف ارمتیہ کا رہنے والا اور نیکودیمس یہودیوں کا سردار اور
ایک رُومی صُوبہ دار جو صلیبی واقعات کی انجام دہی کا ذمّہ دار افسر تھا۔ اور راہگیر
جو مسیح مصلوُب کی تحقیر کرتے اور رُومی سرکار کی پولیس کے سپاہی جنہوں نے مسیح
کو مصلوُب ہوتے دیکھا۔ جب اُس نے سر جُھکا کر جان دی۔ یوحنا ۱۹: ۳۰۔ اِس واقعہ
کا کیونکر انکار کر سکتے تھے۔ کیونکہ اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی لہٰذا
صلیبی واقعہ کا انکار عقل اور کُتب مقدّسہ کی ضد محض ہے ؛

# دلیل چہارم

## یہُودی قوم کی شہادت

ساری دُنیا کے یہودی صلیبی واقعہ کے دن سے ہر زمانہ اور آج تک یسُوع ناصری کی مَوت کو جو اُن کے بزرگوں کی معرفت اور رُومی گورنمنٹ کے عہد میں ہُوئی مانتے چلے آتے ہیں۔ اور بڑے فخر سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ قیصر طبریاس کے عہد میں جب پنطُس پلاطس یہُودیہ کا حاکم تھا ہمارے مذہبی سرداروں اور قوم کے حاکموں نے یسُوع ناصری کو جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوٰی کیا۔ صلیب پر مروا ڈالا۔ دُنیا کے جس یہُودی سے چاہو دریافت کر سکتے ہو۔ اور نیز یہُودی قوم کے ایک نہایت مشہُور اور عالم اور زبردست فاضل مؤرّخ یوسیفس جو ۳۷ء کے قریب پیدا ہُوا۔ اور ۷۰ء میں یروشلم کی تباہی کے وقت اِس لڑائی میں موجُود تھا۔ یہ شہادت دیتا ہے کہ ایک مشہُور آدمی یسُوع ناصری نامی کو جس نے یہُودیوں کے موعُود بادشاہ مسیح موعُود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ پنطُس پلاطس رُومی گورنر کی معرفت ہماری قوم کے سرداروں

اور فریسیوں نے صلیب پر مروا ڈالا۔ دیکھو کتاب تواریخ یوسفی جلد دوم صفحہ ۴۸ مطبوعہ نیویارک۔ پس ایک زندہ قوم کی شہادت جن کے آباؤ اجداد کی معرفت مسیح مصلوب ہُوا۔ اِس واقعہ کی صداقت پر زبردست دلیل ہے اِس موقعہ پر ایک اور ضروری بات کا اظہار بھی قابل غور اور دلچسپی سے خالی نہیں ہے اور وُہ یہ ہے کہ بعض نادان اور کم فہم لوگوں نے عناد اور حسد کی وجہ سے یہ بات جُہلاء میں مشہور کر رکھی ہے۔ کہ ایک اَور شخص مسیح کی گرفتاری کے وقت پکڑا گیا اور اُس کی شکل مسیح کی صُورت میں تبدیل ہوگئی۔ اور اُسی نقلی آدمی کو رُومی سپاہیوں نے مصلُوب کر دیا۔ عقلمندوں کے نزدیک یہ بات محض مضحک سی ہے۔ یہودی لوگ اَیسے جاہل اور نادان نہ تھے۔ اور اُن کے سردار کاہن اور فریسی عالم بھی بے وقوف نہ تھے۔ کہ یسُوع ناصری کی صلیبی مَوت کے بارے میں کافی اطمینان نہ کر لیتے۔ اُنہوں نے تو مسیح کی مَوت کا پُورا یقین کر لیا۔ اور نہ ہی رُومی حاکم جاہل تھے۔ کہ اصلی آدمی کی جگہ نقلی کو پکڑ کر موت کے گھاٹ اُتار دیتے۔ اور نہ ہی اِس نقلی آدمی کے جان پہچانوں اور رشتہ داروں کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی اور نہ ہی مسیح کے حواریوں اور دوستوں اور خویش و اقارب کی ساری عُمر کی دید اور شنید فوراً جاتی رہی۔ بھلا کسی عقلمند آدمی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ اس نقلی آدمی نے چار بڑی عدالتوں میں اپنے بچاؤ کے لئے کوئی داد فریاد نہ کی ہو اسی قسم کے بعض نادان لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو شخص صلیب کے دن رستے میں بیگار پکڑا گیا جس کا نام شمعون کرینی تھا۔ اور مسیح کی صلیب اُس پر تھوڑی دیر کے لئے رکھی گئی۔ اُسی کو رُومی سپاہیوں نے مصلوب کر دیا۔ بھلا جو آدمی تھوڑی دیر کے لئے بیگار پکڑا جائے اور پھر اُسی کو مسیح کی جگہ صلیب پر لٹکا کر مارا جائے نہ پاگل اور مخبوط الحواس تھا جس نے شور نہ کیا۔ یا اس کا کوئی واقف کار

اور رشتہ دار یروشلیم میں یا اُس کے گرد و نواح میں نہ تھا جس نے کچھ واویلا نہ کیا ہو
کہ کیوں اِس بے قصور غریب پر ظلم کرتے ہو۔ کیونکہ وہ کوئی گمنام اور مجرد محض نہ
تھا۔ بلکہ کسی نزدیک کے دیہات کا نامی اور اہلِ عیال تھا۔ مرقس ۱۵: ۲۱۔ اگر کہو
کہ یہ سب خدا کی خفیہ تدبیریں تھیں۔ تو ایسا کہنا خدا تعالیٰ کی شان کی توہین اور
سخت تحقیر کا ارتکاب ہے۔ کیونکہ خدا نہ کسی کو فریب دیتا ہے۔ اور نہ کوئی انسان
اُس کو فریب دے سکتا ہے۔ خدا پاک ہے اور اُس کے حق میں ایسا کہنا کہ اُس نے
یہودیوں کو فریب دیا سخت گستاخی اور بے ادبی اور بے ایمانی ہے۔ یہ بات کسی
خیر الماکرین کے حق میں کہی جا سکتی ہے ؎

## دلیل پنجم

## غیر اقوام کی شہادت

یہودی قوم کا خاص تعلق رومیوں اور یونانیوں کے ساتھ مدتوں سے چلا آتا
تھا۔ وہ سب لوگ ایک دوسرے کے تاریخی واقعات کے چشم دید گواہ تھے۔ جن
دنوں میں مسیح کی صلیبی موت واقع ہوئی اُن دنوں میں یہودی قوم رومیوں کے ماتحت
تھی۔ اور یونانی لوگ بھی یہودیوں اور رومیوں کے درمیان چولی دامن کا تعلق رکھتے
تھے۔ اور رومی اور یونانی لوگ یہودیوں کے نزدیک غیر قوم اور بت پرست تھے۔ یونانی
لوگ جو عقل اور دانش اور فلسفہ اور منطق کے موجد اور ماہر تھے۔ اور ہر بات کی تحقیق
میں بال کی کھال اُتارتے تھے۔ اور علم تاریخ اور ہیئت میں اُس وقت کی ساری دنیا
میں بڑھے ہوئے تھے۔ اور دنیا کی کوئی قوم اُن دنوں میں اُن کے برابر کی نہ تھی۔ انہوں
نے اِس صلیبی واقعہ کو صحیح تسلیم کیا۔ اُس زمانے اور اُس کے بعد کے سارے یونانی

مؤرخوں نے اِس واقعہ کی تصدیق کی کہ یسُوع ناصری نامی ایک بڑا مشہور شخص ہُوا ہے جس کی پرستش مسیحی لوگوں میں جاری ہے۔ کہ جو مُلک فلسطین میں مصلُوب ہُوا یُونانیوں کے نزدیک یہ واقعہ صحیح اور تاریخ کا ایک جزو ہے۔ اور جب مسیحی مشنری اوّل ہی اوّل مُلک یُونان میں وارد ہُوئے جو دانش اور حکمت میں ضرب المثل تھا تو وُہ بھی صلیبی پیغام لے کر وہاں گئے ۱ کرنتھی ۲:۲۔ مسیح کی صلیبی موت کے ذریعے ایک دِن جب بعض یُونانی لوگ مسیح کو دیکھنے کے لئے یہوداہ دیس میں گئے۔ تو مسیح خُداوند نے اپنی صلیبی موت کا یہ اشارہ اُن کے سامنے پیش کیا کہ گیہوں کا دانہ اگر زمین میں گر کر مر نہ جائے تو اکیلا رہتا ہے۔ اِس عجیب اشارے میں اُس بڑی حقیقت کا اظہار ہے کہ مسیح اپنی موت سے دُنیا کو نجات دیگا یُونانی دُنیا نے اِس واقعہ کو سچّا مانا اور قبُول کیا اور اِس موت کو اپنی اور ساری دُنیا کی نجات کا باعث جانا صلیب کے ابتدائی پیغام میں یونانی عالم ذرا جھجک تو گئے اعمال ۱۷: ۲۳ مگر بعد میں وُہ بہت جلد مسیح خُداوند کے مطیع اور معتقد ہو گئے۔ اور خُدا کی قدرت کے اسیر ہو کر صلیب کے فتحمند جھنڈے کے آگے ادب سے جُھک گئے۔

حُکمائے یُونان کا صلیبی واقعہ کی تصدیق کرنا اور مسیحیت کا وہ نگیں بننا اِس بات کی صریح دلیل ہے کہ صلیبی واقعہ کا انکار محض جہالت اور نادانی ہے اور یُونانی لوگوں کے ساتھ ہی رُومی گورنمنٹ کے بڑے بڑے ذمہ دار افسروں کی چشم دید شہادتیں بھی قدر کے قابل ہیں۔ کیونکہ وُہ صلیبی واقعہ کے ذمّہ دار بھی تھے۔ اُنہوں کی چشم دید شہادتوں کے علاوہ بعد کے رُومی گورنر اور صُوبہ دار جو مُلک فلسطین میں حکمران تھے اور پہلی صدی مسیحی کے حال اور قال سے بخُوبی واقف تھے۔ اُنہوں نے بھی صلیبی واقعہ کی ایسی ہی تصدیق کی جیسی اگلوں نے جن کے وُہ جانشین تھے۔ اور رُومیوں کے ایک مشہور مؤرخ طاسیطس جس نے رُومی قوم کی ابتدا اور سلطنت

رُومہ کے عروج و زوال پر ایک محققانہ قلم اُٹھائی ہے اور پہلی صدی مسیحی کا آدمی ہے جو سنہ ۵۵ء میں پیدا ہوا۔ اُس نے سنہ ۶۸ء تک کے واقعات کا اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ اِس نے رومی سلطنت کے ہر ایک مشہور واقعہ کا بیان لکھا ہے خُداوند مسیح کی صلیبی موت کا اِن الفاظ میں اظہار کرتا ہے کہ مسیحی نامی فرقہ کا بانی ایک شخص مسیح نام کا طبریاس قیصر کے عہد میں پنطس پلاطس کے ایام میں اور اُس کے حکم سے مارا گیا۔ اُس زمانے کی رُومی دُنیا میں اس واقعہ کی بڑی شہرت تھی۔ مُلحد فوفری اور سلسس نے بھی مسیحیت کے سخت مخالف ہونے کے باوجود مسیح کی صلیبی موت کا اقرار کیا ہے۔

جو لوگ رُومی سلطنت کے اُن ایام کی صحیح تاریخ سے واقف اور علم تاریخ کے ماہر اور مشتاق ہیں۔ وُہ خُوب جانتے ہیں کہ صلیبی واقعہ کوئی افسانہ نہیں ہے اور نہ ہی بناوٹی کہانی ہے[۱]

# دلیل ششم
## مسیحی عالمگیر اتفاق

صلیبی واقعہ کے دِن سے زمانہ حال تک کے تمام مسیحی اس بات میں متفق ہیں کہ اُن

---

۱۔ آج کل آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے رُومی سلطنت کے واقعات کی خوب کھوج کی ہے زمین دوز کھنڈروں سے عجیب باتیں دریافت کی ہیں جن سے اظہر من الشمس ہے کہ وہ لوگ ہر عجیب اور دلچسپ اور مشہور تاریخی بات کا ضروری ریکارڈ رکھتے تھے۔ گذشتہ سالوں میں ایک یہ خبر بھی اخبارات میں شائع ہوئی کہ قیصرانِ رُوم کے دفتر سے ایک اپیل کا کاغذ برآمد ہوا ہے جس میں یہودیوں کے سردار کاہن اور پنطس پلاطس حاکم کے خلاف ایک نالش ہے۔ کہ اُنہوں نے حسد اور ضد کی وجہ سے بغیر تحقیق کے یسوع ناصری کو صلیب پر مار ڈالا اور اس اپیل کے کاغذ پر مسیح کے رشتہ داروں اور دوستوں کے دستخط ہیں۔

۲۔ صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

کا مسیح یہودیوں کے ہاتھ سے مصلوب ہُوا۔ مسیحی دُنیا کی کوئی جماعت اِس واقعہ کی مُنکر اور اس سے مُنحرف نہیں۔ حالانکہ مسیحی لوگ ہر ملک اور ہر قوم اور دُنیا کے ہر حصّہ میں پھیلے ہُوئے ہیں۔ اور کئی باتوں میں وُہ ہر زمانہ میں ہم خیال اور ہم عقیدہ نہیں ہو سکے! اور دین کی اصُولی باتوں کے علاوہ وُہ بھی فروعات کے تنازعات میں ایک دُوسرے سے ہر زمانہ "ہم چو ما دیگرے نیست" کے مصداق بنے رہے۔ بلکہ بعض فرقوں میں ایسی بدعتیں بھی پائی جاتی ہیں جو دین کی باتوں میں نقصان دِہ ہیں۔ اور ان کا رواج اور نفاذ بھی کلامِ الٰہی کے منشاء اور مقصد کے خلاف ہے۔ تاہم تمام دُنیا کے مسیحی صلیبی واقعہ کے دِل سے معتقد اور مُقر ہیں۔ اور ان میں کسی زمانہ میں بھی اختلاف نہیں ہو سکا۔ بلکہ ساری دُنیا کے مسیحی متفق ہیں۔ کہ یسُوع مسیح خُدا کے ازلی علم اور انتظام کے مطابق ہمارے گُناہوں کے کفّارے میں صلیب پر مارا گیا۔ اعمال ۴: ۲۸۔ ۱ پطرس ۱: ۱۸-۱۹۔ اعمال ۲: ۲۳[1] رُومی اور یُونانی اور نسطوری اور سیرین اور پروٹسٹنٹوں کی تمام شاخیں مسیح مصلوب پر ایمان رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کی آنکھوں کے سامنے مسیح مصلوب ہُوا۔ اور جن کو رُوح القدس کا الہام بخشا گیا۔ جن کی شہادت اور جان نثاری اور وفاداری اور الہامی نوشتوں نے ایک عالم کو بیدار کر کے عالم میں غیر معمولی انقلاب پیدا کر دیا۔ اُن کی باتوں کو ترک کر کے کسی ایسی رُوح پر اعتبار کرنا جو شمس کو قمر اور بدر کو ہلال قرار دے کاہے کی ایمان داری ہے؟

## دلیل ہفتم

## صلیبی اثر اور غلبہ

مسیحی دین کی ترقی اور عالمگیری اور غلبہ اور اثر صلیبی واقعہ کی آسمانی شہادت ہے

[1] دُوسری صدی کے ایک شخص مارشین نامی نے صلیبی واقعہ کا انکار کیا اور اپنی تعلیم کو عوام میں پھیلایا۔ مگر وُہ بدعت بہت جلد دُنیا سے مِٹ گئی۔ اور مارشین خود جامع کلیسیا سے خارج کیا گیا۔

قدرت نے مسیح خداوند کے دکھوں کی وہ قدر کی ہے کہ انسانی حیرت کی کوئی انتہا نہیں
رہی۔ اس واقعہ کے بعد جلد تر ہی یہودی امت کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور خدا نے ان
کو رومی سلطنت کی معرفت سخت ذلیل اور پامال کر دیا۔ ان کا شہر اور ہیکل اور عبادت
مٹا دی گئی۔ اور وہ دنیا کی ہر اطراف جلا وطن اور پراگندہ کئے گئے۔

اس کے بعد مسیحیت اور یونان میں جنگ چھڑ گئی اور مسیحیت نے اس معرکہ
میں یونانی حکمت اور دانش و فلسفہ کے دانت توڑ دیئے اور ایک صدی کے اندر ملک
یونان کے تمام مندر اور معبد مسمار ہو کر مسیحی عبادت خانوں میں تبدیل ہو گئے۔
اور جہاں زیوس اور مشتری اور وینس اور جیوپیٹر کے لئے بخور جلائے جاتے تھے
وہاں صلیبی ایمان کا جھنڈا لہرانے لگا۔ اور بڑے بڑے عالی اور نامور خادم الدین
سرزمین یونان نے مسیحیت کی خدمت اور صلیبی ایمان کی بشارت اور جانفشانی کے
لئے مسیح مصلوب کو دے دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا نے روم جیسی حشمت اور
عالمگیر سلطنت کو مسیح مصلوب کا اسیر اور حلقہ بگوش اور دامن گیر بنا دیا۔ رومی معرکہ
میں روم کے قیصروں نے اور سلطنت روم کے ہر حصے میں مسیحیت کو صفحہ ہستی
سے مٹا دینے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اور مسیحیت کو خون کے لباس میں ملبس کر
دیا گیا۔ اور رومی قوم کی ساری قوت اور شان و شوکت مسیح مصلوب کے خلاف
استعمال کی گئی۔ مگر صلیب کی شان نے رومی اقبال کو بھی صفحہ ہستی سے مٹا کر دم
لیا۔ اور دو صد سال کے اندر ہی ساری رومی دنیا مسیح مصلوب کے آگے جھک گئی
اور قسطنطنیہ کا برج اس فتح کی یادگار اور مسیحیت کے سر پر سنہری تاج ہے۔
اور اس صلیبی پیغام نے تمام مغرب اور مشرق اور تمام دنیا کے تخت اور تاج کو اپنا
مطیع اور منقاد بنا لیا۔ اور اس صلیبی واقعہ اور اس کے عاشقوں کی صلیبیت داری
نے کروڑہا انسانوں کو ہر قسم کے ظلم و ستم اور مصیبت اور دکھ برداشت کرنے کے

لئے دلیر بنا دیا۔ اور ہر طرح کی ایذا رسانیوں میں بہادر بنے رہے۔ اور اپنے مال اور جانوں کو صلیب کے نام پر نثار کر دیا۔ اور ایمان کی اچھی لڑائی لڑتے رہے۔ اور بعض نے اپنے جسموں پر یسوع کے داغ لئے پھرے۔

ساتویں صدی مسیحی میں عرب کی وحدانیت محضہ نے مسیحیت کا مقابلہ کیا۔ اور مسیح مصلوب کی مخالفت میں ہر ممکن کوشش کی مگر اپنی اصولی خامیوں اور اخلاقی کمزوریوں کی وجہ سے عربی ملّت اس معرکہ میں مسیحیت سے نبرد آزما نہ ہو سکی اور شکست کھا کر مسیحیت سے دور ہٹ گئی۔

# باب دوم

## حقیقتِ صلیب

### مسئلۂ کفّارہ

مسئلۂ کفارہ کی قدامت اور حقانیت اور عالمگیری کا کُل عالم گواہ ہے دُنیا کے شروع سے یہ مسئلہ انسان سے بغلگیر اور اُس کے دین اور ایمان کا ستون بنا ہُوا ہے مسئلۂ کفارہ انسان کے دل اور دماغ کے ساتھ لگا ہُوا ہے اور فطری طور پر یہ انسان کے مذہب کی مضبوط چٹان بن چکا ہے اور ہر شخص کی جبلت میں یہ اعتقاد سمایا ہُوا ہے کہ ایک جان کا دکھ ضرور دوسرے کے سکھ کا کارن ہے اور روزمرہ کے تجربوں اور مشاہدوں میں گذرتا رہتا ہے موجودات کے ہر طبقے میں اس حقیقت کی نمایاں جھلک اور رمز موجود ہے اور اس مسئلہ کی اصل اشت

پر قدرت کے ہر کارخانے میں صدہا اثبات پائے جاتے ہیں اور وہ شخص جو مذہب
کا معتقد اور خدا کی ہستی کا قائل اور اس معبود حقیقی کا عابد اور خدا اور انسان کے
روحانی تعلقات کا قائل ہے وہ فدیے اور مسئلہ کفارہ کی حقانیت کو رد نہیں کر سکتا
انسان مذہبی شخص ہے اور انسان کے مذہب میں اس مسئلہ کو خاص جگہ حاصل ہے
اور اس مسئلہ کے انکار سے مذہب کے جگری حصے پر زد پڑتی ہے اور عبادت سے
بعض عنصر بے معنی اور غیر موثر اور بے حقیقت رہ جاتے ہیں مذہبی دنیا میں جانوروں
کی قربانیاں اس مسئلہ کی پیش نشانی اور بھاری علامت ہے اور جانوروں
کے قربان ہونے سے اس مسئلہ کا حل شروع ہو جاتا ہے لوگ اپنے گناہوں اور
تقصیروں کی معافی پانے اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بکروں اور
بچھڑوں وغیرہ کو قربان کرتے تھے اور اب تک بعض مذاہب میں اس قسم کی
قربانیوں کا رواج اور نفاذ ہے ۔ قربانی کی رسم انسان کو وحی سے حاصل ہوئی
ہے اور خدا نے انسان پر یہ بات ظاہر کر دی کہ بغیر لہو بہائے معافی نہیں قبول
طوفان نوح انسان کا دین اور ایمان یہی تھا ۔ اور حضرت نوح سے یہ اعتقاد
سام کی نسل میں تو اگلوں کی طرح قائم رہا ۔ مگر باقی قبیلے اس کے منشا اور مقصد
قدرے قبول کیے گئے آخر ابراہیم اور اس کی موعودہ نسل یعنی بنی اسرائیل میں تو یہ
ایک رسم مذہب کی جان اور عبادت کا حقیقی عنصر قرار دی گئی اور دنیا
دیگر مذاہب اور اقوام میں بھی اس مسئلہ کا اقرار اور قربانی گزراننے کا رواج عام
غالب رہا ۔ البتہ قربانیوں کے طریقوں اور دستوروں میں افتراق ضرور رہا
مگر اس مسئلہ کی غرض و غایت میں جملہ بنی آدم کا اتفاق کلی رہا اور
آج تک اس اعتقاد میں متفق ہیں کہ انسان کی جان کا صدقہ دوسری جان ہے گناہ
زمانوں کی سب قربانیاں ایک ہی مکمل قربانی اور عالمگیر فدیے کی پیش نشانیاں

تھیں۔ مگر وُہ افضل قُربانی جانوروں کی قُربانیوں سے قدیم اور خُدا کے ازلی ارادے
اور مشورت میں ٹھہر چُکی تھی ۱ پطرس ۱: ۱۸-۱۹- اور یہ بکروں اور بچھڑوں
کی قربانیاں آب اور تیمّم برخاست کی مصداق تھیں۔ انسان کی جان کا فدیہ اور
انسانی رُوح کی قدر اور قیمت کا عوضانہ جانوروں کی قُربانیوں سے پُورا نہیں کیا
جا سکتا انسان کے گُناہوں کی معافی کے لئے برابری کی قربانی کی ضرورت تھی اور
انسان کے بدلے انسان کا فدیہ درکار تھا۔ مگر وُہ انسان جو جُملہ بنی آدم کا فدیہ
اور بدلہ ہو وُہ کیسا اور کس حیثیّت کی انسانیّت کا مالک ہونا چاہئے تھا۔ جس
طرح مُوسوی شریعت میں فسح کا برّہ بے داغ ہوتا تھا۔ اِسی طرح افضل
اور حقیقی قُربانی کا برّہ بھی کامل انسان اور بے گُناہ درکار تھا۔ یہودی فسح کا برّہ
صرف قومی اور عارضی تھا مگر خُدا کا برّہ عالمگیر اور تمام بنی آدم کے گُناہوں کا
کفّارہ ہے یُوحنّا ۱: ۲۹؛ ۱ یُوحنّا ۲: ۲- موروثی گُناہ اور انسانی فِطرت کے ضعف
کے باعث سب آدمی گنہگار ہیں کوئی نیکوکار نہیں رُومیوں ۳: ۱۰-۱۸۔ صرف
ایک ہی ہستی گُناہ سے پاک اور انسانی فطرت کی کمزوریوں سے مبرّا اور مطلق
معصوم ہے اور وُہ یسُوع مسیح ہے۔ جس کی ذات میں گُناہ نہیں۔
۱ یُوحنّا ۳: ۵۔

وُہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تاہم بے گُناہ رہا۔ عبرانیوں
۴: ۱۵- اُس نے حقیقی قربانی کا برّہ ہوکر گنہگاروں کے لئے صلیب پر اپنی
جان قربان کر دی ۱ کرنتھیوں ۱۵: ۳- یُوحنّا ۱۹: ۳۰- رُومیوں ۸: ۳-
مکاشفہ ۵: ۹- عبرانیوں ۱۳: ۱۱-۱۲- ۱ پطرس ۱: ۱۹- اِس افضل قربانی کی خبر
انبیاء اسرائیل کی معرفت اس کے ظہور سے صدیوں پیشتر دی جا چُکی تھیں
یسعیاہ ۵۳ باب- زکریاہ ۱۳: ۷- دانی ایل ۹: ۲۴-۲۷- زبور ۲۲: ۱۵ اور

Scanned with CamScanner

جو کام شریعت جسم کی کمزوریوں کی وجہ سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے
کیا اور اپنے بیٹے کو انسانی جسم کی صورت میں بھیج کر گناہ پر سزا کا حکم کر دیا

رومیوں ۸: ۳۔

انسان گنہگار ہے مگر اس کی روح میں ایک تمنا ہے۔ ابدی زندگی اور
زندگی فانی چیزوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ ۱ پطرس ۱: ۱۸ - ۲۰ - باوجود
گنہگار ہونے کے بھی۔ انسان خدا کے فضل اور کرم کی دولت سے مایوس نہیں
ہوتا۔ اسے اپنی محتاجی کا احساس ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ نجات خدا کے مفت فضل
سے ملتی ہے اور فضل بھی اس کے ازلی انتظام کے ماتحت گنہگار کو حاصل ہوتا ہے
خدا کے برّے کے ذبح ہونے اور کفارہ دینے سے وہ انتظام کامل ہوا۔ کیونکہ
بغیر لہو بہائے معافی نہیں عبرانیوں ۹: ۲۲۔ اس لئے مسیح خداوند نے اپنی
جان بہتوں کے لئے فدیہ میں دے دی اور اس کا خون ہمارے سب گناہوں
مٹا دیتا ہے۔ ۱ یوحنا ۱: ۷ و ۲: ۲۔ انسان نافرمانی اور برگشتگی کے باعث
الٰہی قرب اور رفاقت سے محروم ہو گیا۔ پیدائش ۲: ۲۳ - لوقا ۱۵: ۱۴
افسیوں ۲: ۱۲۔ اب وہ محض اپنی کوشش اور مردانگی یعنی اعمالِ حسنہ سے
خدا کے پاس آ نہیں سکتا۔ اس نے مسیح میں ہو کر انسان کے ساتھ اپنا میل
ملاپ کر لیا اور اس ملاپ کے باعث ایمان کی شرط پر ان سب کی تقصیریں
معاف کر دیں۔ ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۹ - مسیح خداوند جو خدا اور انسان کا درمیانی
ہے اس نے اپنے خون سے جدائی کی دیوار کو مسمار کر دیا۔ اور انسان کی خطا
قربت اور حضوری کا شرف بخش دیا۔ اور ہبوطِ نسلِ انسانی کا بدنما
ایمان داروں کی ذات سے اڑا دیا گیا۔ خدا کی تربیت کا احسن اور افضل
قربانی ہی ہے۔ عبرانیوں ۹: ۷۔ مسیح کی صلیبی موت کے وقت ہیکل کے درمیان

بردے کے پھٹ جانے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ اب سب گنہگاروں کے خدا
ے پاس آنے کی راہ کھل گئی ہے متی ۲۷: ۵۱ - کیونکہ جس پاک اور آسمانی مسکن
ں یہ زمینی ہیکل علامت تھی اُس میں حقیقی سردار کاہن گنہگاروں کی شفاعت کے
ے اپنا ہی خون لے کر ایک ہی بار داخل ہو گیا ہے۔ تاکہ گنہگار انسان کی مخلصی
ں رہ کھول دے عبرانیوں ۹: ۱۰ - اِس لئے جو یسوع مسیح کے وسیلے خدا کے پاس
تے ہیں وہ کامل اور ابدی نجات پاتے ہیں اور مسیح خداوند کی شفاعت سے جنت
ے وارث بن جاتے ہیں عبرانیوں ۷: ۲۵ -

(۲) گناہ ایک ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ اور ساری دنیا اِس بوجھ تلے
دب رہی ہے اور دردِ زہ میں تڑپتی ہے رومیوں ۸: ۲۲ عبرانیوں ۱۲: ۱ -
ر انسان کے گناہ بخشے نہ جائیں تو وہ ان گناہوں کے تلے دب کر ابدی موت
ی جہنم میں ڈالا جائیگا یہ سچ ہے کہ جو بوجھ کسی ناتوان اور کمزور کی طاقت سے
ڑھ کر اور اُس کی برداشت سے باہر ہو اُس سے رہائی اور خلاصی پانے کے لئے
وسری طاقتور اور توانا ہستی کی امداد کی ضرورت ہے۔ گناہ بھی ایک بھاری
وجھ ہے اور کوئی گنہگار کسی دوسرے گنہگار کا بوجھ اُٹھا نہیں سکتا مگر وہی جو
و گناہ سے پاک اور نسلِ انسانی کے تعلقات سے مبرا اور معصومِ مطلق ہو تمام
دم زاد گناہ کے بس میں ہیں کوئی نیکوکار نہیں یہ فتوے خدا کا اپنا صادر کیا ہوا ہے
۱۱: ۲ - زبور ۵۳: ۲ - ۷ - رومیوں ۳: ۱۰ - ۱۸ - یسوع مسیح خدا کا بے داغ برہ
جس نے جہان کے گناہ اُٹھا لئے۔ یوحنا ۱: ۲۹ - اس لئے اُس نے یہ دعوت
ی جو گناہ کے بوجھ تلے کراہتا ہے میرے پاس آئے اور گناہ کے بوجھ سے
ھی پا کر ابدی آرام میں داخل ہو۔ متی ۱۱: ۲۸ +

(۳) اِنسان گناہ آلودہ حالت میں اندھا اور ہولناک تاریکی میں بھٹکتا

پھرتا ہے اور نہ تو خُدا کی معرفت میں بے بس اور لاچار ہے۔ کوئی اور اند
کسی اور اندھے کو راہِ راست پر نہیں لا سکتا۔ مسیح جہان کا نُور ہے ا
نُور تاریکی میں چمکتا ہے اور اُس نے اپنی موت سے گُناہ کے اندھیرے کو مِٹا دِ
یُوحنّا ۱: ۹۔ رُومیوں ۱۳: ۱۲-۱۳۔ اُس نے موت کو نیست اور زندگی اور ا
انجیل سے روشن کر دیا۔ ۲ تیمتھیس ۱: ۱۰ ؂

(۵) اِنسان نے نافرمانیوں کے باعث خُدا کو بے حد ناراض کر رکھا
اِس لئے انسان پر خُدا کا غضب اور غُصّہ بھڑک اُٹھا ہے اور اس ناراضگی
باعث انسان کے سر پر خُدا کے قہر اور غضب کی تلوار جھوم رہی ہے اور ا
اپنی ذاتی خوبی اور اعمال صالح سے اِس قہر اور غضب کو ٹھنڈا نہیں کر سک
انسان کے اعمال حضرت آدم کے خود ساختہ انتظام یعنی انجیر کے پتّوں ج
اور قابیل کے کھیت کے حاصل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خُدا کا مُفت فضل
کی قیمتی قربانی کے طفیل حاصل ہوتا ہے طِطُس ۳: ۵۔ خُدا بیلوں اور بچھڑ
اور نذر کی قربانیوں سے خوش نہیں ہوتا۔ مسیح کی ازلی اور برابری کی قربانی سے
کا قہر اور غضب تھم جاتا ہے۔ اور خُدا اِس مرغوب قربانی سے اپنی محبت
اظہار کرتا ہے۔ یُوحنّا ۳: ۱۶۔ اور انسان اِس قیمتی فدیہ کے طفیل خُد
خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ عبرانیوں ۹: ۲۷، ۱۰: ۱-۱۴ ؂

(۶) مسیح خُداوند کی کفّارہ کی موت سے خُدا کا عدل اور رحم بھی ظاہر
ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ ہر گُناہ کا واجب بدلہ خُدا کا قہر اور لعنت
انسان گُناہ کے باعث جہنم کی سزا کا سزاوار ہے۔ مسیح کی موت سے الٰہی ح
کا اظہار پایا جاتا ہے۔ مسیح خُدا کا بیٹا اور ہمتا اور محبوب ہے اور خُدا کی
اور ازلی خوشی کا باعث اور تمام محدثات کی علّت اور سبب ہے جیسے خ

اپنی رحمت اور محبت کے اظہار میں نجات دہندہ ہونے کے لئے بخش دیا اور وہ بخشش بے بیان ہے۔ ۲-کرنتھیوں ۹: ۱۵۔

(۷) گناہ کی مزدوری موت ہے۔ رومیوں ۶: ۲۳۔ آدم اوّل کی نافرمانی کے سبب سے اُس وقت سے تمام بنی آدم موت کے فتوے کے نیچے ہیں۔ رومیوں ۵: ۱۲۔ اور اپنے فطرتی ضعف اور پیدائشی گنہگاری اور قول اور فعل اور خیال کے قصوروں کے باعث اِس موت کے بندھن سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ موت پر فتح پانے کے لئے ایک فاتح کی ضرورت تھی۔ سو یسوع مسیح اکیلا فاتح موت ہے اگر وہ مر کر موت پر غالب نہ آتا اور مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتا تو اِس ظالم موت کے مُنہ سے انسان کا چھٹکارا ممکن نہ تھا مگر یسوع مسیح کی قدرتی موت سے انسان پر سے موت کا فتوے اُٹھ گیا اور اس کفارہ کی موت سے انسان ابدی حیات کا وارث بن گیا۔ موت کا ڈنگ گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے جو ہم کو ہمارے خدا کے وسیلہ سے فتح بخشتا ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۵۵-۵۷۔ رومیوں ۶: ۸-۱۰۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۴۔ مکاشفہ ۲: ۱۱، ۱/۲۔ اُس نے موت کو نیست اور زندگی اور بقا کو انجیل سے روشن کر دیا۔

# مسیح مصلوب

## کیا مسیح نے خوشی سے اپنی جان دی؟

یہ ایک نہایت ضروری سوال ہے جس کا جواب مسیح کی اپنی باتوں اور صلیبی واقعات میں موجود ہے (۱) یسوع مسیح کا اپنا قول ہے کہ میں اچھا گڈریا ہوں

اور میں اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ اور کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا۔ بلکہ میں اُسے آپ دیتا ہوں۔ مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے۔ اور اس کو پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ اور یہ حکم میرے باپ خدا سے مجھے ملا ہے۔ یوحنا ۱۰/۱۵-۱۷ چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے۔ متی ۲۰/۲۸۔ پس یہ مسیح خداوند کا اپنا فرمودہ ہے کہ وہ جملہ بنی آدم کی نجات کے لئے اپنی خوشی سے جان دینے کے لئے دنیا میں آیا۔ اور مسیح خداوند اپنے قول میں راست اور سچا گواہ ہے۔ مکاشفہ ۳/۱۴ و ۱ یوحنا ۳/۱۶ و ۱ یوحنا ۱/۲ و ۱ پطرس ۲/۲۴ ÷

(۲) اس لئے وہ یہودی عیدِ فسح پر جو برّہ کی قربانی کی عید تھی۔ اور مصری چھٹکارے کی عظیم الشان یادگار تھی۔ تیاری کے ساتھ یروشلیم میں داخل ہوا۔ متی ۲۶ باب و مرقس ۱۴ باب و لوقا ۲۲ باب کو بھی پڑھو۔ اگر مسیح خداوند کو صلیب پر مرنا منظور نہ ہوتا۔ تو وہ کیوں جان بوجھ کر یروشلیم میں ایسے موقعہ پر وارد ہوا۔ جبکہ اُس کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس دفعہ یہودی سرداروں اور قوم کے حاکموں نے میرے قتل کا مشورہ کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ اُس نے اپنے شاگردوں کو پیشتر کہہ بھی دیا تھا۔ متی ۱۶/۲۱ ÷

(۳) اگر مسیح خداوند کو صلیبی موت گوارا نہ ہوتی تو اُس نے اپنے بچاؤ کی خاطر کیوں کچھ انتظام نہ کیا۔ جبکہ اس بات کا کافی امکان تھا۔ کیونکہ اس کے شاگردوں کی تعداد ایسے انتظام کے لئے کم نہ تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اُس کے معتقد تھے۔ اور اُس کو مسیح موعود اور اسرائیل کا بادشاہ مان چکے تھے۔ یوحنا ۱۲ باب اور ایک دفعہ انہوں نے کوشش بھی کی کہ اُس کو زبردستی بادشاہ بنا دیں یوحنا ۶/۱۵ اور بہت سے لوگ اُس کی طرف ہو گئے تھے اور یہودی سرداروں کا اقبال ہے کہ دیکھو

جہاں اس کا پہرہ ہو چلا ہے۔ یوحنا ۱۸ / ۱۲-۱۵ اور وہ تلوار چلانے میں کبھی بزدل نہ
تھے۔ مگر وہ محض مسیح کے حکم کے زیر فرمان تھے۔ یوحنا ۱۸ / ۱۰۔ پلاطس کی عدالت
میں مسیح کا یہ اشارہ کہ اگر میری بادشاہت اس دنیا کی ہوتی۔ تو ضرور میرے
سپاہی لڑتے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ مسیح خداوند کے پاس یہودیوں کے
مقابلے کا کافی سامان تھا۔ اور اُس کے شاگردوں کی تعداد اُس مخالفت کی تاب
لانے کے قابل تھی۔ مگر مسیح نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اُس کا مرنا ازلی انتظام میں
ٹھہر چکا تھا۔ اعمال ۲ / ۲۳ و ۴ / ۲۸ ؞

(۴) اگر ہمارے منجی یسوع مسیح کو صلیبی دُکھ منظور نہ ہوتے۔ تو اُس نے کیوں
عالم بالا کی امداد سے قصداً گریز کیا۔ بلکہ اُس نے اپنے حواری کو ایسی مزاحمت سے
منع کیا۔ اور کہا کہ اپنی تلوار میان میں کر۔ کیا تو نہیں سمجھتا کہ میں آسمان سے اپنے
بچاؤ کے لئے فرشتوں کے بارہ تمن طلب کر سکتا ہوں جو میرے دشمنوں کو ہلاک
کر سکتے ہیں۔ اور بعد ہ بخوشی تمام مسیح خداوند دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا۔
یہ بات اُس کی رضامندی کی بے نظیر دلیل ہے ؞

(۵) ہمارے خداوند منجی عالمین یسوع مسیح نے یہودی اور رومی عدالتوں
میں اس دعویٰ کا علانیہ اقرار اور اقبال کیا جس کے سبب وہ صلیب پر مارا گیا۔
اگر اُس کو مرنا پسند اور منظور نہ ہوتا۔ تو کیوں اُس نے مسیح موعود اور ابن اللہ
ہونے کے دعوے کو چھوڑ نہ دیا؟ اور کیوں اپنی رہائی اور خلاصی کا موقعہ کھو دیا؟
اور کیوں اپنے مخالفوں سے صلح اور صفائی نہ کی۔ مگر حقیقت اس کے برعکس تھی ؞

(۶) پلاطس رومی گورنر نے ایک خاص گنجائش یسوع مسیح کے سامنے پیش
کی کہ کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے تیرے چھوڑ دینے اور صلیب دینے کا بھی اختیار ہے
اگر مسیح خداوند کو خوشی سے جان دینا منظور نہ ہوتا۔ تو اُس کے لئے یہ بڑا قیمتی موقعہ

تھا۔ اور وُہ اپنی رہائی کے لئے معافی نامہ داخل عدالت کر سکتا تھا۔ مگر اُس نے صاف کہدیا۔ کہ یہ اختیار تجھے آسمان سے مِلا ہے اور میری موت ازل سے مقرر شدہ ہے

(۷) جن دِنوں میں یسُوع مسیح ناصری کے خلاف یہودیوں نے پیلاطس حاکم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ اُن دنوں رُومی سرکار کا طرز حکومت اور قواعد عدالت اور ضابطہ تنظیم اور طریق سماعت المطالبہ اور تحکم محض جیسا نہ تھا۔ بلکہ اس میں عدل و انصاف کا ضابطہ نظر آتا ہے۔ مقدمات کی سماعت کا باقاعدہ انتظام تھا۔ اور عدالتوں میں انتقال مقدمات کا رواج و نفاذ جاری تھا۔ اور ہر ایک کے جائز حقوق کا پاس اور لحاظ رکھا جاتا تھا۔ اپیلوں کے لئے ہائی کورٹ میں فریاد کی راہ کُھلی رہتی تھی۔ اور آخری فیصلے کے لئے قیصر رُوم کا در کُھلا رہتا تھا۔ اور قانون کا کا رواج و نفاذ تھا۔ بے قاعدگی اور انتہائی ناانصافی اور بے ضابطہ کارروائیوں کے خوف شہنشاہ عالی کے ہاں اپیل ہو سکتی تھی۔ اگر مسیح خداوند کو جبراً اور اُس کی اپنی رضامندی کے بغیر صلیب دیا جاتا تو یا تو وُہ کسی اعلیٰ عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست کرتا یا قیصر رُوم کے ہاں اپیل دائر کر دیتا۔ جیسے مقدس پولوس قیصر کے ہاں اپیل کر کے یہودیوں کی شرارت سے بچ گیا۔ اعمال ۲۵-۲۶ باب ؛

(۸) اگر مسیح خداوند کی موت عام انسانوں کی سی ہوتی اور نہ اپنی خوشی اور رضامندی سے جان نہ دیتے تو اس وقت ایسی باتیں واقع نہ ہوتیں جو بے حد حیرت اور تعجب کا باعث تھیں مثلاً ایک ہولناک اور عالمگیر تاریکی۔ زمین کی لرزش اور چٹانوں کا پارہ پارہ ہونا اور قبروں کا کُھل جانا اور یہودی مقدس کے پردے کا پھٹنا پوری ایسے غیر معمولی واقعات ہیں جو کسی اعلیٰ حقیقت کے اظہار کی دلیل ہیں۔ اور اس امر کی بیّن دلیل ہیں۔ کہ وُہ موت الٰہی اور خدا کی ازلی مشورت اور تجویز کی موت اور بنی آدم کے گناہ کے کفارہ کی موت تھی۔ ورنہ ایسی غیر معمولی حقیقتوں کے اور کیا معنی

ہو سکتے ہیں۔

(۹) مسیح کے مقدس حواریوں کی زندگی کی تبدیلی اور جان نثاری اور صلیب بر داری اور ایمان اور صبر اور اُمید اور دلیری اِس بات کی بے نظیر دلیل ہے کہ اُن کے مالک نے اُن کی خاطر خوشی سے اپنی جان قربان کی ہے۔ اِس موت کا حواریوں اور سب مسیحی مومنین پر ایسا اثر پڑا کہ وُہ خود بخود صلیب بردار ہو گئے اور مرنے تک وفادار رہے۔ حواریوں کے الہامی نوشتوں سے یہ آشکارا ہے۔ کہ اُن کو کامل یقین ہو گیا۔ کہ مسیح کی موت رضاء الٰہی اور اُس کی اپنی خوشی سے تھی۔ اِس لئے اُنہوں نے مسیح کی موت کو اپنی موت جانا اور وُہ ہر وقت اپنے جسموں پر یسوع مسیح کے داغ لئے پھرتے تھے ؞

(۱۰) یہودی اور یونانی اور رُومی دُنیا پر مسیح خداوند کی فتح بھی اِس بات کی آفتاب نما دلیل ہے کہ وُہ موت دُنیا کی بطالت اور بُت پرستی اور جہالت کو مٹانے اور گنہگاروں کو خُدا کے ساتھ ملانے کے لئے تھی۔ اور مسیح کی صلیبی موت میں اِس کی دائمی فتح کا راز تھا۔ جو اُس کے جی اُٹھنے سے افشا ہو گیا۔ پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں کیونکہ زندگی کی رُوح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔ اِس لئے جو کام شریعت جسم کے سبب کمزور ہو کر نہ کر سکی۔ وُہ خُدا نے کیا۔ اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ رُومیوں
۸/۳ مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی رُوح کے وسیلہ خُدا کے سامنے قربان کر دیا تو تمہارے دلوں کو مُردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کریگا تاکہ زندہ خُدا کی عبادت کریں عبرانیوں ۹/۱۴۔ اور وُہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ۱۔ یوحنا ۲/۲ ؞

# یہُودی کیوں مسیح خُداوند کے مخالف تھے؟

عُلمائے بنی اسرائیل اور اُن کے سرداروں نے یسُوع ناصری کو مسیح موعود نہ جان کر رد کیا وُہ ہمیشہ اُس کی مخالفت میں لگے رہے اور اس عناد اور مخالفت کی وجہ سے اُنہوں نے اُسے رُومی حکومت کی مدد سے صلیب پر مار ڈالا۔ اور جب یسُوع خُدا کی قدرت و مشورتِ ازلی کے موافق مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔ تو وُہ لوگ مسیح کے حواریوں اور پیروؤں کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ اور جب تک اُن کی ہیکل اور شہر رُومیوں کے ہاتھوں تباہ نہ ہوئے وُہ اپنی ضد اور شرارت سے باز نہ آئے۔ اعمال کی کتاب زیادہ تر یہُودی مخالفت کا اظہار کرتی ہے۔ یہُودی قوم کی اِس مخالفت اور عناد کا بیان اور وُجوہ سطور ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں جو ہر زمانہ کے مخالفینِ مسیح پر بھی عائد ہوسکتے ہیں:

**پہلی وجہ مسیح کی تعلیم** (۱) خُداوند مسیح کی تعلیم توریت اور صحفِ انبیاء کے توخلاف نہ تھی۔ اُس کا اپنا قول ہے کہ "مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسُوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں" (متی ۵/۱۷) ہاں اُس کی تعلیم البتہ یہُودی عالموں کی خود ساختہ تعلیم کے خلاف ضرور تھی۔ جنہوں نے کلامِ الٰہی کی تاویل کرنے میں اپنی روائتوں سے کام لے کر اور من مانی شرح کر کے کچھ کا کچھ بنا دیا تھا مسیح نے اُن کو علانیہ تنبیہ اور ملامت کی کہ تم نے اپنی روائتوں سے خُدا کا حکم ٹال دیا ہے (متی ۱۵/۳) اور اِن فقیہوں اور فریسیوں نے مذہب کی حقیقت کی ظاہری رسُوم سے مُوسوی شریعت کی منشاء کو نہ سمجھنے کی وجہ سے عام لوگوں کی نظر سے پوشیدہ کر دیا تھا۔ اور وُہ خود غرضی اور خود پسندی کے باعث آدمیوں کو حقیر اور ذلیل جانتے تھے (لُوقا ۱۸/۹) اِن ظاہرداریوں۔ ریاکاریوں۔ تکبر اور

تعصب کے سبب اُس نے اُن کو سخت ملامت کی (متی ۲۳: ۱۵ لوقا ۱۱: ۵۲)
ویسے لوگ دینداری کی صورت میں خدا کی خدمت کے منکر اور منافق تھے۔ یرمیاہ
نبی اور حزقی ایل نبی نے اُن کو لوگوں کے اندھے چرواہوں اور بھیڑیوں سے تشبیہ
دی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مطلب کی تعلیم دیتے تھے۔ اُن کا پیٹ اُن کا خدا تھا۔ اور
وہ خدا کے لوگوں کی ٹھوکر اور گرنے کا باعث اور خداشناسی کی راہ میں سدِ راہ تھے

(۲) یہودی اُمت غیر اقوام کو حقیر اور ذلیل جان کر اُن کو خدا کی برکتوں اور
وعدوں میں شریک نہ سمجھتی تھی۔ اور ابراہیم۔ اسحاق اور یعقوب کی نسل ہونے
کے باعث غیر اقوام دنیا سے نفرت اور عناد رکھتی۔ مسیح نے ان کی اس نادانی اور ناواقفی
کے خلاف تعلیم دی۔ کہ خدا کا فضل عالمگیر ہے۔ اُس کی برکتوں اور وعدوں میں کل
دنیا کے لوگ شامل ہیں۔ اور قوم یہود ایک نظارہ قرار دی گئی ہے جس میں سے سب
داخل ہو کر خدا کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہونگے (متی ۸: ۵-۱۱ + لوقا ۱۴: ۱۵-۲۴
+ لوقا ۴: ۲۲)

(۳) خداوند مسیح نے ایک عجیب تمثیل سے یہودیوں کو آگاہ کیا کہ تم نے خدا کی
مرضی بجا لانے میں سخت سرکشی کی اور جو لوگ تمہارے پاس بھیجے گئے۔ تم نے
انہیں سخت بے عزت اور رسوا کیا۔ اس لئے خدا کی بادشاہی تم سے لے کر اوروں کو
دی جائیگی اور وہ اس تمثیل کے مطلب سے ایسے ناراض ہو گئے کہ اس کی گرفتاری کی
تلاش میں لگ گئے (متی ۲۱: ۳۳-۴۶)

(۴) اس نے یہودیوں کو ان کے آبا و اجداد کی طرح عہد شکن اور نافرمان
قرار دیا کیونکہ انہوں نے خداوند سے عہد باندھ کر عہد شکنی اور بے وفائی کی اور غیر اقوام
کو جو خدا سے برگشتہ تھے تائب اور فرمانبردار قرار دیا (متی ۲۱: ۲۸-۳۲) اس تمثیل میں
غیر اقوام تائب گنہگاروں کو فرمانبرداری کی وجہ سے اُمت اسرائیل پر فضیلت

دی اس لئے اگلی تمثیل سنتے ہی وُہ غصّے اور غضب سے بھر گئے ؎

(۵) مسیح نے یہودی قوم کی تباہی اور زوال کی خبر دی اور اُنہیں آگاہ کیا کہ چونکہ تم نے اپنی سلامتی کے تمام موقعوں کو کھو دیا اور اپنے دلوں کو سختی کے باعث اپنے گناہوں کا پیالہ بھر دیا ہے۔ اس لئے تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ اور سب زمانوں کے راستبازوں اور مقتولوں کا بدلہ تم سے لیا جائیگا۔ (متی $\frac{۲۳}{۳۵-۳۸}$) اور خدا کا تاکستان تم سے چھینا جائیگا اور اوروں کو جو تم سے زیادہ پھل لائیں دیا جائیگا۔ (متی $\frac{۲۱}{۴۳-۴۳}$) ؎

(۶) علمائے یہود نے بہت دفعہ مسیح کو اُس کی باتوں میں پھنسانے کی خاطر اُس سے ایسے سوال کئے جو اُن کی دانست میں لاجواب تھے۔ مگر مسیح کے جوابوں سے وُہ ایسے دنگ اور حیران ہو گئے کہ زیادہ بولنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور حسد اور کینہ کی وجہ سے اُس کے مار ڈالنے کی کوشش کرنے لگے۔ (متی $\frac{۲۲}{۱۵-۴۶}$ + لوقا $\frac{۱۵}{۲۳-۳۵}$ + لوقا $\frac{۱۸}{۱۸-۳۴}$ + متی $\frac{۱۹}{۱۶-۳۰}$) ؎

(۷) نبیوں اور راستبازوں کی قبریں کہ یہودی لوگ سنوارتے تھے اور اُن کی تعظیم کرتے تھے۔ مسیح نے اُن کی نسبت صاف کہا کہ اُن کو تمہارے باپ دادوں نے قتل کیا اور تم اُن قاتلوں کی اولاد ہو۔ اس لئے وہ ناراض ہو گئے۔ اور ایسی سچی اور کھری باتوں کی برداشت نہ کر سکے۔ اُن کے دل تعصب۔ حسد۔ ضد اور بغض سے بھرے اور سچائی سے متنفر ہو چکے تھے ؎

دوسری وجہ مسیح کے قتل کی۔ یہودی سردار اور قوم کے بزرگ خداوند کے دعووں سے چڑ گئے۔ (۱) مسیح نے اپنے تئیں ہیکل کا مالک قرار دیا اور (متی $\frac{۲۱}{۱۲-۱۷}$ + متی $\frac{۱۲}{۱۳-۶}$) ہیکل یہوواہ کا گھر تھا۔ اور مسیح نے ہیکل سے بڑا ہونے کا دعویٰ کیا اس لئے یہودیوں کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ وہ لوگ کلام کی روشنی میں اس

تحقیق کرتے تو اس ٹھوکر سے بچ جاتے۔ بہت سے لوگ اب تک دنیا میں پائے
جاتے ہیں جو اس دعویٰ کی حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے صرف اعتراض
کرنے کے عادی ہیں۔

(۲) مسیح نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کے تاکستان کا مالک ہوں۔ جتنے مجھ سے
پہلے آئے وہ سب نوکر تھے۔ اور میں بیٹا ہوں (متی ۲۱/۳۳) یسعیاہ ۵ باب کی الہامی شرح
کے مطابق بنی اسرائیل خدا کا تاکستان تھے۔ اور مسیح نے اپنے تئیں اس تاکستان کا
مالک قرار دے کر اپنی الوہیت کا دعویٰ کیا۔ کتب مقدسہ کے صحیح معنی نہ سمجھنے کی وجہ
یہودیوں نے اس دعویٰ کو کفر قرار دیا۔

(۳) مسیح نے موسیٰ۔ داؤد۔ سلیمان اور یونس پر اپنی فوقیت ظاہر کی (متی ۱۲/۴۱-۴۲
یوحنا ۵/۴۶ + متی ۲۲/۴۲-۴۵ + متی ۱۱/[illegible]) یہودی امت موسیٰ کو سب سے بڑا
نبی۔ داؤد کو بڑا بادشاہ سلیمان کو بڑا عاقل اور یونس کو بڑا معجزہ کہتے تھے اس
لئے وہ ناراض ہوئے اور اس میں اپنے نبیوں اور بادشاہوں کی ہتک اور توہین خیال
کر کے مسیح کے مخالف ہو گئے۔ اگر وہ الہام کی روشنی میں پہلے بزرگوں اور مسیح موعود کا
مقابلہ کرتے تو ایسے گناہ کے مرتکب نہ ہوتے۔ مگر وہ تو ظاہر کے مطابق تسلیم کرنے
کے عادی ہو چکے تھے۔ اور کتاب مقدس کی معنوی تحریف کر کے [illegible] ہو چکے تھے (متی
۲۳/[illegible])۔

(۴) مسیح نے با اختیار اور اسرائیل کا منجی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہودی عالموں
کے سامنے یہ دعویٰ علانیہ کہا کہ زمین پر گناہ معاف کرنے کا مجھے اختیار ہے (متی
۹/۶) [illegible] اس دعویٰ کی تصدیق میں یسوع ناصری نے بیشک
معجزات پیش کئے مگر علمائے یہود کے دل ایسے پتھر ہو گئے تھے کہ آسمانی نشان بھی ان
کو نہ بچا سکے۔ اور انہوں نے منجی کو زندیق کہہ کے علانیہ کہہ دیا کہ اس کو صلیب دو۔

اُس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر (متی ۲۷/۲۵)

(۵) یسوع ناصری نے مسیح موعود اور اسرائیل کا بادشاہ اور چوپان ہونے
کا دعویٰ کیا (یوحنا ۱۰ باب + حزقی ایل ۳۴/۲۳-۲۴ + ہوسیع ۳/۵ + لوقا ۱/۳۲-۳۳
متی ۲۱/۱۵) یہودی قوم نے اس دعویٰ کو قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ غیر اقوام قیصر (روم) کی
حکومت اور غلامی سے سخت لاچار تھے۔ اور وہ کسی ایسے مسیح کی آمد کے منتظر
تھے۔ جو آکر جلد تر اُن کو دشمنوں سے آزاد کرائے۔ اور مطلق العنان سلطنت
مالک بنا دے۔ اس لئے جب اس دعویٰ کے ساتھ مسیح نے کہا کہ لومڑیوں کے
لئے بھٹ اور پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں مگر ابن آدم کے لئے زمین پر سر دھرنے
کے لئے جگہ نہیں" (لوقا ۹/۵۸) تو وہ یہ سمجھے کہ یہ شخص ہمارے لئے کیا کر سکتا ہے
اگر یہودی اُمت اپنی کتب مقدسہ میں مسیح موعود کی آمد کے راز اور عمیق معنوں
کو سمجھنے کی کوشش کرتی اور حق معنوں میں مسیح کی تلاش کرتی تو گمراہی سے بچ جاتی
توریت اور انبیاء میں مسیح کی آمد اول اور ظہور ثانی ہر دو کا علانیہ تذکرہ ہے۔ آمد اول
میں مسیح کا تجسم اور کفارہ کی موت کا بھید تھا۔ اور ظہور ثانی میں اُس کی جلالی حکومت
کا بیان ہے۔ یہودی عالموں نے کلام اللہ کی تاویل میں تعصب اور ضد سے کام
لیا اور مسیح کی دوسری آمد کو پہلی آمد سمجھ کر مسیح کا انکار کر دیا۔ اور رومی گورنر کی
عدالت عالیہ میں پکار کر کہنے لگے کہ اُس کو صلیب دے۔ قیصر کے سوا ہمارا
کوئی بادشاہ نہیں۔ افسوس ہے کہ مسیح کی مخالفت میں یہ قوم ایسی دیوانی ہوگئی
اپنے مسیح کے بجائے بے دین اور بت پرست قیصر کو اپنا بادشاہ قبول کیا۔
عظیم کی سزا یہودی قوم کو اس واقعہ سے ۳۷ سال بعد مل گئی جبکہ قیصر کو مسیح پر ترجیح
دی گئی۔ اُس کے جانشینوں کے ہاتھوں ان کے شہر ہیکل اور صلوٰتی قوم کی تباہی ہوئی
اور اس وقت سے اب تک یہودی قوم اِس گناہ کا خمیازہ اُٹھا رہی ہے

ہر مخالف کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

**تیسری وجہ معجزات مسیح:۔** مسیح خداوند کے عجیب معجزات سے یہودی سردار گھبرا گئے (یوحنا ۱۱/۴۵-۴۸-۵۳ و ۱۲/۹) اُن کو یہ خدشہ پڑ گیا کہ ان معجزات کی وجہ سے سب لوگ اُس پر ایمان لے آئینگے اور بڑا انقلاب واقعہ ہوگا۔ اُنہوں نے کئی طرح سے ان معجزات کی مخالفت کی ✧

(۱) اُنہوں نے مسیح کے معجزوں کے خلاف یہ کُفر بکا کہ بدروحوں کے سردار بعل زبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔ اُن کے دِل ایسے خراب اور سیاہ ہو گئے۔ کہ مسیح کے فوق العادت کاموں کو شیطانی عمل سے منسوب کیا (متی ۱۲/۲۴) اس کے جواب میں مسیح نے وہ دلیل دی کہ فریسیوں کا ناک میں دم آ گیا (۱۲/۲۵-۲۶ و ۲۹)

(۲) اُنہوں نے بہت دفعہ شفا یافتہ لوگوں کو تنگ کیا اور اُن کو ورغلایا۔ کہ وہ اُس بڑی حقیقت کا انکار کر دیں (یوحنا ۹/۲۴ و ۵/۱۰) مگر اُلٹا ایک شفا یافتہ یہودی نے اقرار کیا کہ میں ایک بات جانتا ہوں کہ پہلے اندھا تھا۔ اب بینا ہوں (یوحنا ۹/۲۵) یہ کہکر مسیح کی قدرت کا اظہار کیا کہ ابتدائے عالم سے کبھی کسی نے جنم کے اندھے کو شفا نہیں دی مگر صرف مسیح نے (یوحنا ۹/۳۲) اس جواب سے وہ شرمندہ تو ہو گئے۔ مگر اپنی ہٹ۔ ضد اور شرارت سے نہ باز نہ آئے اور اُس شخص کو ہیکل سے خارج کر دیا ✧

(۳) جب لعذر نامی ایک یہودی مرد کے چار دن کے بعد زندہ ہونے کی شہرت بجلی کی طرح پھیل گئی اور بہت یہودی مسیح پر ایمان لائے تو اُن سرداروں اور فریسیوں نے مشورہ کیا۔ لعذر کو بھی جان سے مار ڈالیں (یوحنا ۱۲/۹-۱۱) یہودی قوم مسیح کے خرق عادت کاموں کا انکار نہ کر سکی (یوحنا ۱۱/۴۷) تاہم اُن کے دل پتھر ہی رہے اور وہ دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھتے تھے۔ آخر اُنہوں نے رومی حکومت کی معرفت مسیح کو مصلوب کروا دیا اور جب خدا کے ازلی انتظام اور مشورت کے مطابق مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اور آسمان پر صعود

Scanned with CamScanner

فرما گیا تو یہودی اُمّت نے مسیح کے حواریوں اور باقی شاگردوں کو ستانا اور ایذا پہنچانا شروع کر دیا۔ ستفنس کو پتھراؤ کیا (اعمال ۷ باب) اور یعقوب حواری کو تلوار سے قتل کرایا اور بعض قید اور کئی ایک کوڑوں سے پٹوائے گئے اور جب تک اُن کا شہر ہیکل اور قوم تباہ نہ ہو گئے وُہ ہر جگہ مسیحیّت کا مقابلہ کرتے رہے۔ آخر اُن کی سزا کے ساتھ اُن کی مخالفت کا خاتمہ ہو گیا۔ مسیح کے مخالفوں کو یہودی قوم کی عداوت اور سزا سے عبرت پکڑنی چاہیے جو یہودیوں کے ساتھ دُنیا میں ہُوا۔ تاریخ اِس کی شاہد ہے اور باوجود برگزیدہ اُمّت ہونے کے وُہ سزا سے نہ بچ سکے تو موجودہ مخالفوں کو خُدا تعالےٰ کی طرف سے کیوں ہولناک سزا نہ دی جائیگی جو الہٰی چھنی کا نذر لگا کر مسیح کی مخالفت پر تُلے ہُوئے ہیں ایسی ناپاک رُوحیں ضرور جہنّم واصل ہوں گی ۞

چاہیئے کہ لوگ تعصّب سے پاک ہوکر مسیح کی تعلیمات دعاوی اور معجزات کا مطالعہ کریں اور جانیں کہ وُہ اپنی ہر بات میں کس قدر بے نظیر ہے اور اُس کی بے نظیری اُس کے اُلوہیّت کی زبردست دلیل ہے تعصّب کی وجہ سے یہود کی آنکھوں پر پٹی بندھی رہی اور وُہ ہلاک ہو گئے۔ پس چاہیئے کہ برادرانِ وطن اس واقعہ سے سبق حاصل کریں اور ابدی راحت و حیات کے وارث بنیں ۞

تعلیمی پریس لاہور میں چھپ کر باہتمام مسٹر ڈی۔ الیس۔ کے فضل سیکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے شائع ہُوئی

Printed at the Talimi Printing Press
and published by
Mr. V. S. K. Fazal, Secretary,
Punjab Religious Book Society,
Anarkali, Lahore.

Scanned with CamScanner